اسلام متجددین کے نرغے میں

از فلپ کے ہٹی — ترجمہ : وحیدالدین خان صاحب

اسلام اینڈ دی ویسٹ کے نام سے مشہور انگریز مصنف اور مؤرخ فلپ کے ہٹی کے ایک اہم مضمون کا ترجمہ الفرقان لکھنؤ میں شائع ہوا ہے۔ یورپ کے نظریات اور مغرب کے ٹکنالوجی تصورات کی وجہ سے اسلام میں جن تبدیلیوں کی کوشش کی گئی اس کا شکار صرف اسلامی کلچر اور اسلامی ریاست بلکہ اسلام کے نئے تعبیر و تشریح کرنے والوں نے اسلام کا مغز۔ دینیات اور قانون شریعت تک کو مسخ کرنے کی کوششیں کیں۔ آج بھی ہمارے ہاں کے متجددین اسلام کا نیا ڈھانچہ تیار کرنے پر مصر ہیں۔ ان مسلم ماڈرنسٹوں کے کارنامے کے بارہ میں اس انگریز مورخ کے تاثرات پڑھئے۔ جو اسلام کی سپرٹ اور روح فنا کرنے کے سلسلہ میں ان لوگوں کو اہم مقام دے رہے ہیں۔

—— ادارہ ——

اسلام کے مذہبی حصے کی باری سب سے بعد میں آئی۔ مندرجہ بالا تبدیلیاں بلاشبہ اسلام کے طریق زندگی سے انحراف کے بغیر نہیں آسکتی تھیں۔ مگر یہ تبدیلیاں بنیادی طور پر مذہب کی بیرونی سطح سے متعلق تھیں۔ اسلام کا مغز —— دینیات اور قانون شریعت —— اس کے بعد بھی کچھ دنوں تک محفوظ رہا۔

ان دونوں میں شریعت سب سے پہلے زد میں آئی۔ شریعت کو قرآن میں خدا کا کلام قرار دیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی پوری تاریخ میں نظم حکومت کی واحد بنیاد تھی۔ اور عرب میں وہی مختلف فرقوں کے درمیان وجہ اتحاد رہی ہے۔ اس لئے شریعت پر براہ راست حملہ مناسب نہیں تھا۔ چنانچہ اس پر اطراف سے حملے شروع ہوئے۔ نئی تعبیر کرنے والے اور اصلاح کے علمبردار اور بالآخر متجددین (MODERNIZERS) نے بہت ہوشیاری کے ساتھ اس کے اجزاء پر ادھر ادھر سے اعتراضات کرنا شروع کئے وہ حدیثیں جو موضوع ہونے کے باوجود مجموعۂ احادیث میں شامل ہوگئی ہیں۔ اور اجماع ان دو چیزوں نے ان کو مقصد برآری کا اچھا موقع دے دیا۔ اور کسی مرکزی اور متفقہ مستند ترجمان نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اعتراضات کا مؤثر توڑ بھی نہ کیا جاسکا۔ ان مسلم ماڈرنسٹوں

کا طریقہ وہی تھا جو پیشتر عیسائیوں کا طریقہ تھا ـــــ قدیم متن میں نئے خیالات کو پڑھنا، عبارتوں کو ان کے سیاق وسباق سے الگ کرکے ان کا مفہوم بیان کرنا، یہ مصلحین ایران کے جمال الدین افغانی (۱۸۹۶ــ۱۸۳۸) اور مصر کے محمد عبدہ (۱۹۰۵ ـــ ۱۸۴۹) کی قیادت میں کام کر رہے تھے۔

ان کا طریقہ یہ تھا کہ بات کو اس مقدمہ سے شروع کرکے کہ جدید سائنس اور اسلام میں کوئی تضاد نہیں۔ اسلامی تعلیمات کی عقلی توجیہات کی جائیں۔ مگر ان کے پرجوش مقلدین مضحکہ خیز انتہا تک پہنچ گئے۔ مثلاً تعداد ازدواج کے متعلق قرآنی حکم (۴-۳) کے متعلق ان کا استدلال تھا کہ قرآن کہتا ہے۔ کہ "لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی نکاح کرو۔" اب چونکہ کوئی شخص زیادہ بیویوں سے یکساں برتاؤ نہیں کر سکتا۔ اس لئے قرآن کے حکم کے مطابق صحیح شادی صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ سود کے خلاف حکم (۲، ۱۵۹ - ۱۵۷) جو کہ سرمایہ کاری اور بینکنگ کی راہ میں رکاوٹ بن گیا ہے۔ اس کی تشریح یہ کی گئی کہ وہ صرف بڑھتے ہوئے سود کے بارے میں ہے۔ خدا کا فرشتوں سے یہ کہنا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (انسان)" ۲: ۲۸ نظریہ ارتقاء کی تصدیق کرنے والا بن گیا۔ قرآن کے "جن" وہی چیزیں ہیں جن کو آج ہم خوردبینی جرثومہ (MICROBES) کہتے ہیں۔ "حجارۃ من سجیل" جن کو چڑیوں کے غول (۱۰۵ : ۳) نے مکہ کے باہر حبشہ کی فوج پر برسایا۔ وہ چیچک کی وبا کا پھوٹ پڑنا تھا۔ یہی طریقہ اس سے بہت پہلے مسیحی شارحین نے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کتاب مقدس کا یہ بیان (15 - 36 - 37) کہ آشوری فوج جس نے یہود پر حملہ کیا تھا اس کو خدا کے فرشتہ نے برباد کر دیا، وہ دراصل طاعون کی وبا تھی۔ اور یہ کہ بائبل کی کتاب پیدائش میں تخلیق کے دن سے مراد ایک ارضیاتی دور (GEOLOGIC ERA) ہے[1]۔ متحدہ عرب جمہوریہ (U.A.R) کے وکیل جو کہ سوشلسٹ قانون سازی کے مدعی ہیں، اور جن کا دعویٰ ہے۔ کہ اس قسم کی قانون سازی قرآنی تعلیمات کے مطابق ہے۔ وہ اور ان کے سعودی اور یمنی مخالفین دونوں کو یکساں طور پر اپنے اپنے دعوے کے لئے قرآن سے دلائل مل گئے۔

ماڈرنزم اور سیکولرزم کی اس مسلسل یلغار کے بعد شریعت نے ذاتی زندگی (PERSONAL STATUS)

---

[1] تخلیق کے ایک دن کو ایک ارضیاتی دور سے تعبیر کرنا ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے یہ بقیہ مثالوں کی فہرست میں نہیں آتی۔ اس کی تصدیق قرآن سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن میں خدا کے دن کو انسانی دنوں کے اعتبار سے ہزار سال کے برابر کہا گیا ہے۔ اور عربی استعمالات کے اعتبار سے یہ ہزار سال بھی صرف زیادتی کے مفہوم میں ہے نہ کہ بالکل حسابی قسم کا ہزار سال۔ (وحیدالدین)